روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
ہفتہ 26 جنوری 2013ء 13 ربیع الاوّل 1434 ہجری 26 صلح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 22

نماز سے غفلت اور کسل

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

ان نماز پڑھنے والوں پر ہلاکت ہو۔ جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔ (الماعون: 6,5)

یقیناً منافقین اللہ سے دھوکہ بازی کرتے ہیں جبکہ وہ انہی کو دھوکہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اور جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں سستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر بہت تھوڑا۔
(النساء: 143)

وہ نماز کے قریب نہیں آتے تھے مگر سخت سستی کی حالت میں۔ (التوبہ: 54)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز تہجد پڑھی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھی۔ پھر دوسری رات بھی آنحضرتؐ نے پڑھی تو بہت سے صحابہؓ شریک ہو گئے پھر تیسری اور چوتھی رات بھی صحابہؓ جمع ہو گئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو آپؐ نے فرمایا۔ میں نے تمہارا کام دیکھا (یعنی نوافل ادا کرتے ہوئے) مگر میں اس بات کے ڈر سے نہ نکلا کہ تم پر یہ عبادت فرض نہ ہو جائے۔ (بخاری کتاب التہجد)

بعض صحابہؓ کو اس حد تک عبادت کا شوق و ذوق تھا کہ ساری رات عبادت میں اور دن کو روزہ میں گزارتے لیکن ایسا کرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم رات کو عبادت کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ یہ درست ہے۔ میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ اس پر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو ایسا کرے گا تو تیری آنکھیں خراب ہو جائیں گی۔ تیری جان کمزور ہو جائے گی تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تیری اہلیہ کا بھی تجھ پر حق ہے بے شک روزہ بھی رکھو۔ افطار بھی کرو۔ عبادت بھی کرو اور سو بھی۔ (بخاری کتاب التہجد باب مایکرہ من ترک قیام اللیل)

حضرت عتبان بن مالک انصاریؓ جنہیں غزوہ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہونے کی سعادت نصیب ہوئی تھی وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کیا کرتا تھا میرے گھر اور ان کے درمیان ایک نالہ تھا۔ بارش ہو جاتی تو میرے لئے یہ نالہ پار کرنا مشکل ہو جاتا اور میری بینائی میں فتور آ گیا تھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی اس مشکل کا ذکر کر کے عرض کی کہ یارسول اللہ میرے گھر تشریف لا کر ایک جگہ نماز پڑھ کر برکت بخشیں تاکہ میں وہ جگہ نماز کی مقرر کر لوں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز حضرت ابوبکرؓ سمیت میرے گھر تشریف لائے۔ اس وقت دن چڑھ چکا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اللہ اکبر کہا تو ہم لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے صف باندھ کر دو رکعتیں پڑھیں۔
(بخاری کتاب التہجد باب صلوٰۃ النوافل جماعۃ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کی نانی حضرت ملیکہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی۔ رسول اللہؐ تشریف لائے اور کھانا تناول فرمایا پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک بورئیے کی طرف گیا جو سیاہ ہو چکا تھا۔ میں نے اس پر پانی چھڑکا۔ اسی بورئیے پر آنحضرتؐ کھڑے ہوئے اور میں اور ایک اور بچے نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بڑھیا (نانی) نے ہمارے پیچھے۔ پھر آنحضرتؐ نے ہمیں دو رکعتیں نماز پڑھائی اور سلام پھیرا۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

مالی معاملات میں صفائی اور معاہدات کی پابندی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

”ایک اور اہم بات معاملات کی صفائی ہے اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ جس طرح ہمیں تکلیف ہوتی ہے اسی طرح اس کو بھی ہوتی ہے جس کا روپیہ دینا ہوتا ہے تو پھر لین دین کے معاملات میں اتنی مشکلات نہ رونما ہوں ......شریعت نے معاہدات کی پابندی نہایت ضروری قرار دی ہے۔

دوسری بات یہ ضروری ہے کہ مال میں خواہ ذرا سا بھی نقص ہو، تاجر کو چاہئے کہ خریدار کو بتا دے تاکہ بعد میں کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو۔ اس طرح نقصان نہیں ہوتا بلکہ فائدہ ہی رہتا ہے۔ جب انسان دھوکہ کی چیز بیچنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا تو مال خریدتے وقت خود بھی احتیاط نہیں کرتا لیکن اگر ناقص چیز گاہک اس سے نہ خریدے تو اسے خود بھی احتیاط کرنی پڑے گی۔ پھر معاملہ کی صفائی سے ایک قومی کریکٹر بنتا ہے جو ساری قوم کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔“

(انوار العلوم جلد 12 صفحہ 601)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

اعلان نیلامی

ایک عدد میموگرافی مشین اور ایک عدد ڈینٹل یونٹ فضل عمر ہسپتال میں موجود ہے جو فروخت کرنا مقصود ہے۔ جو احباب استفادہ کرنا چاہتے ہیں۔ 5 فروری 2013ء تک اپنی کوٹیشن نظامت جائیداد میں جمع کروادیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 54

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

انصاف

انصاف اور عدل آپ کے اندر اتنا پایا جاتا تھا کہ جس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتی۔ عربوں میں لحاظ داری اور سفارشوں کا قبول کرنا ایک عام مرض تھا۔ عرب کا کیا ذکر ہے اِس زمانہ کے متمدن ممالک میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ بڑے آدمیوں کو سزا دیتے وقت جھجکتے ہیں اور غریبوں کو سزا دیتے وقت نہیں گھبراتے۔ ایک دفعہ ایک مقدمہ آپ کے پاس آیا، ایک بہت بڑے خاندان کی کسی عورت نے کسی دوسرے کا مال ہتھیا لیا تھا۔ جب حقیقت کھل گئی تو عربوں میں بڑا ہیجان پیدا ہو گیا کیونکہ ایک بہت بڑے معزز خاندان کی ہتک ہوتی اُنہیں نظر آئی۔ انہوں نے چاہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ درخواست پیش کریں کہ اس عورت کو معاف کر دیا جائے۔ اور تو کسی شخص نے جرأت نہ کی لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز اسامہؓ بن زید کو لوگوں نے چنا اور انہیں مجبور کیا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کی سفارش کریں۔ اسامہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات شروع ہی کی تھی کہ آپ کے چہرہ پر غصہ کے آثار ظاہر ہوئے اور آپ نے فرمایا! اسامہ! یہ کیا کہہ رہے ہو، پہلی قومیں اِسی طرح تباہ ہوئیں کہ وہ بڑوں کا لحاظ کرتی تھیں اور چھوٹوں پر ظلم کرتی تھیں۔ اِسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا اور میں ایسا ہرگز نہیں کرسکتا۔ خدا کی قسم! اگر میری بیٹی فاطمہ بھی اِس قسم کا جرم کرتی تو میں اُسے سزا دیئے بغیر نہ رہتا۔

(مسلم کتاب الحدود باب قطع السارق الشریف (الخ)

بخاری کتاب الحدود باب اقامۃ الحدود والانتقام لحرمات اللہ)

یہ واقعہ پہلے سوانح میں آچکا ہے کہ بدر کی جنگ میں جب حضرت عباسؓ قید ہوئے تو اُن کے کراہنے سے آپ کو تکلیف محسوس ہوئی لیکن جب صحابہؓ نے آپ کی تکلیف دیکھ کر حضرت عباسؓ کے ہاتھوں کی رسیاں کھول دیں اور رسول اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوگئی تو آپ نے فرمایا جیسے میرے رشتہ دار ویسے ہی دوسروں کے رشتہ دار۔ یا تو میرے چچا عباسؓ کو بھی پھر رسیوں سے باندھ دو یا سارے قیدیوں کی رسیاں کھول دو۔ صحابہ کو چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کا احساس تھا اُنہوں نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! ہم پہرہ سختی سے دے لیں گے لیکن سب قیدیوں کی رسیاں ہم کھول دیتے ہیں، چنانچہ سب قیدیوں کی رسیاں اُنہوں نے کھول دیں۔

آپ انصاف کا خیال جنگ کے موقع پر بھی رکھتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے کچھ صحابہؓ کو باہر خبر رسانی کے لئے بجھوایا۔ دشمن کے کچھ آدمی اُن کو حرم کی حد میں مل گئے صحابہ نے اِس خیال سے کہ اگر ہم نے ان کو زندہ چھوڑ دیا تو یہ جا کر مکہ والوں کو خبر دیں گے اور ہم مارے جائیں گے اُن پر حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک لڑائی میں مارا گیا۔ جب یہ خبریں دریافت کرنے والا قافلہ مدینہ واپس آیا، تو پیچھے پیچھے مکہ والوں کی طرف سے بھی ایک وفد شکایت لے کر آیا کہ اُنہوں نے حرم کے اندر ہمارے دو آدمی مار دیئے ہیں۔ جو لوگ حرم کے اندر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم کرتے رہتے تھے اُن کو جواب تو یہ ملنا چاہئے تھا کہ تم نے کب حرم کا احترام کیا کہ تم ہم سے حرم کے احترام کی امید رکھتے ہو مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جواب نہ دیا بلکہ فرمایا۔ ہاں بے انصافی ہوئی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ اس خیال سے کہ حرم میں وہ محفوظ ہیں اُنہوں نے اپنے بچاؤ کی پوری کوشش نہ کی ہو اس لئے آپ لوگوں کو خون بہا دیا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے قتل کا وہ فدیہ جس کا عربوں میں دستور تھا اُن کے ورثاء کو ادا کیا۔

جذبات کا احترام

اپنے تو اپنے غیروں کے جذبات کا احترام بھی آپ بہت زیادہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک یہودی آپ کے پاس آیا اور اُس نے آکے شکایت کی کہ دیکھئے! حضرت ابوبکرؓ نے میرا دل دُکھایا ہے اور کہا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کو خدا نے موسیٰ سے افضل بنایا ہے۔ اِس بات کو سن کر میرے دل کو تکلیف پہنچی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو بلا کر اُن سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا، یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! اِس شخص نے ابتداء کی تھی اور کہا تھا کہ میں موسیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کو خدا نے ساری دنیا پر فضیلت عطا فرمائی ہے اس پر میں نے کہا کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کو خدا نے موسیٰ سے افضل بنایا ہے۔ آپ نے فرمایا ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ دوسروں کے جذبات کا احترام کرنا چاہئے مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دیا کرو۔

(بخاری کتاب الخصومات باب مایذکر فی الاشخاص (الخ)

اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ آپ اپنے آپ کو موسیٰ سے افضل نہ سمجھتے تھے بلکہ مطلب یہ تھا کہ یہ فقرہ کہنے سے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے موسیٰ پر فضیلت عطا فرمائی ہے یہودیوں کے دلوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔

غرباء کا خیال اور اُن کے جذبات کا احترام

آپ ہمیشہ غرباء کے حالات کو درست رکھنے کی کوشش رکھتے اور اُن کو سوسائٹی میں مناسب مقام دینے کی سعی فرماتے۔ ایک دفعہ آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک امیر آپ کے سامنے سے گزرا آپ نے ایک ساتھی سے دریافت کیا کہ اس شخص کے بارہ میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اُس نے کہا یہ معزز اور امیر لوگوں میں سے ہے اگر یہ کسی لڑکی سے نکاح کی خواہش کرے تو اِس کی درخواست قبول کی جائے گی اور اگر یہ کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش مانی جائے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر خاموش رہے۔ اس کے بعد ایک اور شخص گزرا جو غریب اور نادار معلوم ہوتا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ساتھی سے پوچھا اِس کے بارہ میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اُس نے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! یہ غریب آدمی ہے اور اس لائق ہے کہ اگر یہ کسی کی لڑکی سے نکاح کی درخواست کرے تو اس کی درخواست قبول نہ کی جائے اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش نہ مانی جائے اور اگر یہ باتیں سنانا چاہے تو اِس کی باتوں کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ یہ سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِس غریب آدمی کی قیمت اِس سے بھی زیادہ ہے کہ ساری دنیا سونے سے بھر دی جائے۔

(بخاری کتاب الرقاق باب فضل الفقر)

ایک غریب عورت مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دن اُس کو نہ دیکھا تو آپ نے پوچھا وہ عورت نظر نہیں آتی۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ فوت ہوگئی ہے۔ آپ نے فرمایا جب وہ فوت ہوگئی تھی تو تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی کہ میں بھی اُس کے جنازہ میں شامل ہوتا پھر فرمایا شاید تم نے اس کو غریب سمجھ کر حقیر جانا۔ ایسا کرنا درست نہیں تھا مجھے بتاؤ اس کی قبر کہاں ہے پھر آپ اُس کی قبر پر گئے اور اُس کے لئے دعا کی۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب کنس المسجد (الخ)

آپ فرمایا کرتے تھے بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کے سر کے بال پراگندہ ہوتے ہیں اور اُن کے جسموں پر مٹی پڑی ہوتی ہے اگر وہ لوگوں سے ملنے جائیں تو لوگ اپنے دروازے بند کر لیتے ہیں لیکن ایسے لوگ اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا بیٹھیں تو خدا تعالیٰ کو اُن کا اِتنا احترام ہوتا ہے کہ وہ ان کی قسم پوری کر کے چھوڑتا ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل الضعفاء)

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ غریب صحابہؓ جو کسی وقت غلام ہوتے تھے بیٹھے ہوئے تھے۔ ابوسفیان اُن کے سامنے سے گزرے تو اُنہوں نے اس کے سامنے اسلام کی جیت کا کچھ ذکر کیا۔ حضرت ابوبکرؓ سن رہے تھے اُنہیں یہ بات بُری معلوم ہوئی کہ قریش کے سردار کی ہتک کی گئی ہے اور اُنہوں نے اُن لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کیا تم قریش کے سردار اور اُن کے افسر کی ہتک کرتے ہو!! پھر حضرت ابوبکرؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر یہی بات شکایتاً بیان کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکرؓ! شاید تم نے اللہ تعالیٰ کے ان خاص بندوں کو ناراض کر دیا ہے اگر ایسا ہوا تو یاد رکھو کہ تمہارا رب بھی تم سے ناراض ہو جائے گا۔ حضرت ابوبکرؓ اُسی وقت اُٹھے اور اُٹھ کر اُن لوگوں کے پاس واپس آئے اور کہا اے میرے بھائیو! کیا میری بات سے تم ناراض ہو گئے ہو؟ اِس پر اُن غلاموں نے جواب دیا اے ہمارے بھائی! ہم ناراض نہیں ہوئے خدا آپ کا قصور معاف کرے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل سلمان و بلال (الخ)

مگر جہاں آپ غرباء کی عزت اور ان کے احترام کو قائم کرتے اور اُن کی ضرورتیں پوری فرماتے تھے وہاں آپ اُن کو عزتِ نفس کا بھی سبق دیتے تھے اور سوال کرنے سے منع فرماتے تھے۔ چنانچہ آپ ہمیشہ فرماتے تھے کہ مسکین وہ نہیں جس کو ایک کھجور یا دو کھجوریں یا ایک لقمہ یا دو لقمے تسلی دے دیں۔ مسکین وہ ہے کہ خواہ کتنی ہی تکلیفوں سے گزرے سوال نہ کرے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول اللہ تعالیٰ عزوجل لایسئلون الناس الحافا)

آپ اپنی جماعت کو یہ بھی نصیحت کرتے رہتے تھے کہ ہر وہ دعوت جس میں غرباء کو نہ بلائیں جائیں وہ بدترین دعوت ہے۔

(بخاری کتاب النکاح باب من ترک الدعوۃ (الخ)

(باقی صفحہ 7 پر)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع : ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم ملک محمد اعظم صاحب

قوموں کی تاریخ سے نئی نسل کو آگہی

آباؤاجداد کے حالات کی واقفیت اعلیٰ مقاصد کی طرف راہنمائی کرتی ہے

قوموں اور آباؤ اجداد کی تاریخ اپنے اندر بہت سے مصالح اور فوائد رکھتی ہے جس سے آئندہ آنے والی نسلوں کو اپنے اسلاف کے اچھے اور اعلیٰ کردار اور حالات اور کارناموں کا علم ہو سکتا ہے۔لہٰذا آئندہ آنے والی نسلیں اپنے اسلاف اور بزرگوں کے حالات پڑھ کر اپنی زندگیوں کو سنوار سکتی ہیں اور ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے، ان کے نیک اعمال کی پیروی کرتے ہوئے اپنی زندگیوں میں روحانی انقلاب لاسکتی ہیں۔اس ضمن میں اس میں اس زمانے کے حکم وعدل اور مامور یزدانی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنے آباؤاجداد کی سوانح عمری اور تاریخ رقم فرما کر ایک عظیم الشان مثال قائم فرمائی ہے اور تلقین فرمائی ہے کہ لوگوں کو اپنے اسلاف اور بزرگوں کی تاریخ لکھنی چاہئے اور کس طرح لکھنی چاہئے اس پر بھی آپ نے راہنمائی فرمائی ہے۔سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے علاوہ ہمارے پیارے خلفائے عظام نے بھی اپنے آباؤ اجداد اور اسلاف کی تاریخ رقم فرمانے کے ارشادات فرمائے ہیں۔ اب خاکسار سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود اور پیارے خلفائے کرام کے ارشادات و نصائح ترتیب کے ساتھ پیش کرتا ہے جس سے اس مضمون یا موضوع کی اہمیت اور افادیت بخوبی اجاگر ہو جاتی ہے اور کسی قسم کے تبصرے یا تشریح یا وضاحت کی گنجائش باقی نہیں رہتی بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان ارشادات پر کماحقہ عمل کریں۔سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’سوانح نویسی سے اصل مطلب تو یہ ہے کہ تا اس زمانے کے لوگ یا آنے والی نسلیں ان لوگوں کے واقعاتِ زندگی پر غور کر کے کچھ نمونہ ان کے اخلاق یا ہمت یا زہد وتقویٰ یا علم ومعرفت یا تائید دین یا ہمدردی نوعِ انسان یا کسی اور قسم کی قابل تعریف ترقی کا اپنے لئے حاصل کریں اور کم سے کم یہ کہ قوم کے اولوالعزم لوگوں کے حالات معلوم کر کے اس شوکت اور شان کے قابل ہو جائیں جو کہ عمائد میں ہمیشہ سے پائی جاتی رہی ہے تا اس حمایت قوم میں مخالفین کے سامنے پیش کرسکیں اور یا یہ کہ ان لوگوں کے مرتبت یا صِدق یا کذب کی نسبت کچھ رائے قائم کرسکیں اور ظاہر ہے کہ ایسے امور کیلئے کسی قدر مفصل واقعات کے جاننے کی ہر ایک کو ضرورت ہوتی ہے اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص ایک نامور انسان کے واقعات پڑھنے کے وقت نہایت شوق سے اس شخص کے سوانح کو پڑھنا شروع کرتا ہے اور دل میں جوش رکھتا ہے کہ اس کے کامل حالات پر اطلاع پا کر اس سے کچھ فائدہ اٹھائے۔تب اگر ایسا اتفاق ہو کہ سوانح نویس نے نہایت اجمال پر کفایت کی ہو اور لائف کے نقشہ کو صفائی سے نہ دکھلایا ہو تو یہ شخص نہایت ملول خاطر اور منقبض ہو جاتا ہے اور بسا اوقات اپنے دل میں ایسے سوانح نویس پر اعتراض بھی کرتا ہے اور درحقیقت وہ اس اعتراض کا حق بھی رکھتا ہے کیونکہ اس وقت نہایت اشتیاق کی وجہ سے اس کی مثال ایسی ہوتی ہے کہ جیسے ایک بھوکے کے آگے خوانِ نعمت رکھا جائے اور معاً ایک لُقمہ اٹھانے کے ساتھ ہی اس خوان کو اٹھا لیا جائے۔ اس لئے ان بزرگوں کا یہ فرض ہے جو سوانح نویسی کے لئے قلم اٹھاویں کہ اپنی کتاب کو مفید عام اور ہر دلعزیز اور مقبول انام بنانے کیلئے نامور انسانوں کے سوانح کو صبر اور فراخ حوصلگی کے ساتھ اس قدر بسط سے لکھیں اور ان کی لائف کو ایسے طور سے مکمل کر کے دکھلاویں کہ اس کا پڑھنا ان کی ملاقات کا قائمقام ہو جائے۔تا اگر ایسی خوش بیانی سے کسی کا وقت خوش ہو تو اس سوانح نویسی کی دنیا اور آخرت کی بہبودی کے لئے دعا بھی کرے اور صفحاتِ تاریخ پر نظر ڈالنے والے خوب جانتے ہیں کہ جن بزرگ محققوں نے نیک نیتی اور افادہ عام کیلئے قوم کے ممتاز شخصوں کے تذکرے لکھے ہیں انہوں نے ایسا ہی کیا ہے۔

(کتاب البریہ۔روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 159 تا 162 حاشیہ)

’’حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنے اس تمہیدی وضاحتی ارشاد کے بعد آگے اپنے اور اپنے بزرگ خاندان کے مفصل حالات قلمبند فرمائے ہیں‘‘۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے بھی اپنی زندگی میں اپنی سوانح عمری قلمبند کروائی تھی جو کہ ’’مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین‘‘ کے نام سے مقبولِ عام ہے جس میں بہت سے زندگی بخش اور ایمان افروز واقعات کا بیان ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 26 فروری 1919ء کو ’’مارٹن ہسٹاریکل سوسائٹی‘‘ اسلامیہ کالج لاہور میں ایک غیر معمولی اجلاس میں جہاں ہزاروں کا مجمع تھا خطاب فرماتے ہوئے فرمایا:

’’کچھ عرصہ ہوا میں نے یہ بات نہایت خوشی کے ساتھ سنی تھی کہ اسلامیہ کالج لاہور میں ایک ایسی سوسائٹی قائم ہوئی ہے جس میں تاریخی امور سے واقف کار اپنی اپنی تحقیقات بیان کیا کریں گے۔ مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی کیونکہ اقوام کی ترقی میں تاریخ سے آگاہ ہونا ایک بہت بڑا محرک ہوتا ہے اور کوئی ایسی قوم جو اپنی گزشتہ تاریخی روایات سے واقف نہ ہو کبھی ترقی کی طرف قدم نہیں مار سکتی۔اپنے آباؤاجداد کے حالات کی واقفیت بہت سے اعلیٰ مقاصد کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔پس جب اس سوسائٹی کے قائم ہونے کا مجھے علم ہوا تو اس خیال سے کہ اس میں جہاں اور تاریخی مضامین پر لیکچر ہوں گے وہاں اسلامی تاریخ پر ایسے لیکچر ہوا کریں گے جن سے کالجوں کے طالبِ علم اندازہ کرسکیں گے کہ ان کے آباؤاجداد کے ذمہ کیسے کیسے مشکل کام پڑتے رہے ہیں اور وہ کس خوش اسلوبی اور کیسے استقلال کے ساتھ ان کو کرتے رہے ہیں اور ان کو معلوم ہوگا کہ ہم کیسے آباء کی اولاد ہیں اور ان کی ذریت اور قائم مقام ہونے کی حیثیت سے ہم پر کیا فرائض عائد ہیں اور ان کو اپنے آباء کے شاندار اعمال اور ان کی اعلیٰ شان کو دیکھ کر انہی جیسا بننے کا خیال پیدا ہوگا‘‘

(اسلام میں اختلافات کا آغاز صفحہ 7)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 فروری 1973ء جو روزنامہ الفضل کی 10 جولائی 1973ء کی اشاعت کی زینت ہے میں جماعت احمدیہ پر رب کریم کے افضال وبرکات کے انزال کا تذکرہ فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ کو نصیحت اور ہدایت فرمائی کہ وہ آئندہ آنے والی نسلوں کے سامنے ان کے بڑوں بزرگوں کی قربانیوں اور نیکیوں کا بار بار ذکر اذکار کیا کریں تا آئندہ نسلیں بھی اپنے رب کریم سے اپنا پختہ تعلق پیدا کر کے اپنے آباؤاجداد کے کارناموں اور قربانیوں کو زندہ رکھیں اور درمیان میں آنے والے کسی وقتی ابتلاء سے نہ ڈریں بلکہ اور مزید اللہ تعالیٰ کی حفاظت چاہیں کیونکہ ترقی اور کامیابی ہر حال میں جماعت احمدیہ کا مقدر ہے۔ آپ نے فرمایا۔

’’جماعت احمدیہ پر اس کی اسّی سالہ زندگی (اب یکصد بائیس سالہ زندگی ۔ناقل) میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے بے شمار جلوے ہو چکے ہیں۔اپنی تاریخ کے واقعات کو گھروں میں اجتماعوں میں اور جلسوں میں بار بار دہراؤ تا یہ بے شمار جلوے نئی نسل کے ذہن نشین ہو جائیں۔اپنے آپ کو قرآنی بشارتوں کا اہل بنانے کیلئے اپنے دلوں میں یقینِ محکم اور اللہ تعالیٰ پر کامل توکل پیدا کرو‘‘۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا مذکورہ موضوع پر یہ خطبہ جمعہ نہایت ایمان افروز ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے افضال وبرکات کے نزول کے تذکرہ کے ساتھ افراد پر یا جماعت پر جو ابتلاء یا آزمائش آتی ہے اس کی بھی نہایت پُر حکمت اور پُر معارف وضاحت فرمائی ہے۔

’’پھر حضرت مسیح موعود کے حالات ہیں۔واقعات گزرنے کے ساتھ تاریخ کا حصہ بن جاتے ہیں کیونکہ وقت تو چل رہا ہے۔ٹھہرا ہوا نہیں ہے اور تاریخ کا جاننا اور خصوصاً اپنی تاریخ کا جاننا ہم سب کیلئے ضروری ہے کیونکہ کسی انسان یا جماعت کی زندگی اپنے ماضی سے کُلیۃً منقطع نہیں ہوتی۔ مجھے احساس ہے کہ بہت سے احمدی گھروں میں سلسلہ کی تاریخ اور حضرت مسیح موعود کے زمانہ کے واقعات دہرائے نہیں جاتے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں بعض جگہ خود ان واقعات کی تصویر کھینچی ہے۔ان واقعات کو بچوں کے سامنے دہرانا چاہئے‘‘۔

اسی خطبہ میں مزید فرمایا۔

’’پس جب تک یہ ساری چیزیں نئی نسل اور نئی پود کے سامنے نہیں آئیں گی۔وہ اپنے مقام کو نہیں پہچانیں گے اور اپنی ذمہ داریوں کو نہیں نبھا سکیں گے‘‘۔

پھر خطبہ کے آخر پر افراد جماعت کو دعا دیتے ہوئے فرمایا۔

’’ہماری یہ دعا ہے کہ ہماری نوجوان نسل اور پھر بعد کی نوجوان نسلیں ہمیشہ اپنے مقام کو پہچانتی رہیں۔اپنے رب کریم کے پیار کو حاصل کرتی رہیں اور ان کے لئے جو جنت پیدا کی گئی ہے دنیا کا کوئی حربہ ان کو اس سے محروم کرنے والا نہ ہو۔خدا کرے ایسا ہی ہو اور خدا کرے کہ ہم اپنے مقام کو کبھی نہ بھولیں۔خدا کرے اس کا نور ہمارے سروں پر ہمیشہ سایہ کرتا رہے اور اس کی رحمت کی چادر ہمیشہ ہمیں لپیٹے رکھے آمین۔‘‘

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے نیکی اور بھلائی کے کام کرنے کی توفیق بخشے کہ ہم حضور کی ان دعاؤں کے وارث بنیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی اس اہم امر سے متعلق احباب جماعت کو اس قومی فریضہ کی ادائیگی سے متعلق پورا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا جس میں احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے بزرگوں اور بڑوں کے حالات زندگی قلمبند کریں تا کہ آئندہ آنے والی نسلیں ان کے افعال وکردار کو اپنا کر ان کی قربانیوں اور نیکیوں کو زندہ رکھنے والی ثابت ہوں۔لہٰذا حضور نے مورخہ 30۔ اپریل 1993ء کے خطبہ جمعہ میں جو کہ مکمل متن کے ساتھ روزنامہ الفضل مورخہ 27/ اکتوبر 1993ء کی اشاعت میں درج ہے۔اپنے آباؤ اجداد کے ذکر کو زندہ کرنے کی ہدایت ونصائح سے پر یہ سارا خطبہ پڑھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے

کے لائق ہے۔ یہاں حضور کے خطبہ جمعہ کے چند فقرات اور اقتباس درج کرتا ہوں۔ فرمایا:

''اپنی اپنی قوموں میں اور پھر ہر خاندان میں اپنے آباء کے ذکر کو زندہ کریں''۔

نیز فرمایا:

''دنیا میں جتنی قومیں ہیں وہ اعلیٰ روایات کی حفاظت اپنے قومی ہیروز اور بزرگوں کا ذکر کر کے کیا کرتی ہیں۔ اگر قوموں کی تاریخ سے ان کے آباء کا ذکر مٹا دیا جائے اور فراموش کر دیا جائے تو وہ قومیں اپنی ان تمام روایات کو بھول کر ان رستوں کو کھو دیں گی جن روایات پر چلتے ہوئے ان کے آباء نے بعض رستوں پر قدم مارے تھے اور ترقیات ان کو نصیب ہوئی تھیں۔ پس ذکر کا مضمون آئندہ نسل کی تربیت کے ساتھ ایک بہت بڑا گہرا تعلق رکھتا ہے''۔

زندہ رہنے والی قوموں کے طریق بتاتے ہوئے فرمایا۔

''میں نے دیکھا ہے کہ بہت سے ایسے بزرگ آباؤ اجداد جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں آپ کے بعد خلافتِ اولیٰ اور خلافتِ ثانیہ میں بیعتیں کی تھیں اور غیر معمولی دینی ترقیات حاصل کیں۔ غیر معمولی قربانیاں دیں ان کا ذکر اگلی نسلیں بھول رہی ہیں اور ان کے ماں باپ بھی اس ذکر کو زندہ نہیں رکھتے۔ نتیجۃً وہ کتابوں کے پھول بنتے جا رہے ہیں اور کتابیں بھی ایسی جن کو کم لوگ پڑھتے ہیں۔ پس یہ انداز جو ہے یہ زندہ رہنے کا انداز نہیں ہے۔ قرآن کریم نے ہمیں زندگی کا جو راز سمجھایا ہے اس کی رو سے آپ کو اپنے آباؤ اجداد کے ذکر کو لازماً زندہ رکھنا ہوگا۔ چنانچہ گزشتہ چند سالوں میں میں نے جماعتوں کو بار بار نصیحت کی کہ وہ سارے خاندان جن کے آباؤ اجداد میں (رفقاء) یا بزرگ (-) تھے ان کو چاہئے کہ اپنے خاندان کا ذکر خیر اپنی آئندہ نسلوں میں جاری کریں مگر افسوس ہے کہ ابھی تک اس طرف کما حقہ توجہ نہیں دی گئی''۔

پھر فرمایا۔

''پس تمام دنیا میں جماعتوں کو احمدی بزرگوں کی یادوں کو زندہ کرنے کی مہم چلانی چاہئے اور تمام تربیتی اجلاسوں میں ان کا ذکر خیر کو لازمی حصہ بنا دینا چاہئے۔ سب سے زور اس بات پر ہونا چاہئے کہ آنے والی نسلوں کو اپنے بزرگ آباؤ اجداد کے اعلیٰ اخلاق کا علم ہو۔ ان کی قربانیوں کا علم ہو۔ ان کا ذکر کریں تو ان کا دل پگھلے اور ان کی محبت اللہ کی محبت میں تبدیل ہونے لگے''۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس ضمن میں ایک زریں اور اہم ارشاد فرمایا چنانچہ 17-اکتوبر 2003ء کے خطبہ جمعہ میں شرائط بیعت کی اہمیت اور اس کے شیریں ثمرات بیان فرماتے ہوئے ایک مقام پر مخلصین جماعت کی اولادوں کو توجہ دلاتے ہوئے ''مخلصین کی اولادوں کا فرض'' قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

''یہ تو چند نمونے تھے جو میں نے پیش کئے۔ حضرت مسیح موعود کی اس پیاری جماعت میں ایسے ہزاروں لاکھوں نمونے بکھرے پڑے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے وقت کے لاکھوں کا ذکر کیا۔ اب تو اور بھی بہت بڑھ چکے ہیں جنہوں نے اپنے اخلاص اور اپنی قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جن کے وفا، اخلاص، تعلق، محبت، اطاعت کے واقعات سامنے نہیں آئے۔ یہ لوگ خاموشی سے آئے اور محبت و تعلق، وفا اور اطاعت کی مثالیں رقم کرتے ہوئے خاموشی سے چلے۔ ایسے مخلصین کی اولادوں کو چاہئے کہ اپنے ایسے بزرگوں کے واقعات قلمبند کریں اور جماعت کے پاس محفوظ کروائیں اور اپنے خاندانوں میں بھی ان روایتوں کو جاری کریں اور اپنی نسلوں کو بھی بتاتے رہیں کہ ہمارے بزرگوں نے یہ مثالیں قائم کی ہیں اور ان کو ہم نے جاری رکھنا ہے۔ جہاں ہم ان بزرگوں پر رشک کرتے ہیں کہ کس طرح وہ قربانیاں کر کے امام الزمان کی دعاؤں کے وارث ہوئے وہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ آج بھی ان دعاؤں کو سمیٹنے کے مواقع موجود ہیں۔ آئیں اور ان وفاؤں، اخلاص، اطاعت، تعلق، محبت کی مثالیں قائم کرتے جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے جائیں۔ یاد رکھیں جب تک یہ مثالیں قائم ہوتی رہیں گی زمینی مخالفین ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتیں''۔

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں صفحہ 275)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے متذکرہ بالا ارشادات عالیہ کی تعمیل میں بہت سی جماعتوں نے اپنے اپنے ہاں کی تاریخ رقم فرمائی ہے اور بعض افراد جماعت نے بھی اپنے بزرگوں کے حالات زندگی قلمبند کئے ہیں اور کئی ایک جماعتیں اپنے اپنے علاقہ کے احمدیوں کے حالات قلمبند کر رہی ہیں مگر تا ہم ابھی بہت گنجائش موجود ہے۔ لہٰذا تمام مخلصین کو اپنے آباؤ اجداد کے کارناموں اور قربانیوں کو ضبط تحریر میں لا کر محفوظ کر لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے آمین۔

مکرم عطاء النور صاحب

ہڈیوں کو کمزور بنانے والی چھ غذائیں

یہ جان کر آپ کو تعجب ہوگا کہ انسان جو خوراک استعمال کرتا ہے وہ ہڈیوں کی مضبوطی اور نشوونما میں ایک بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ مگر بعض غذائیں تو براہ راست ہڈیوں کی مضبوطی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ جو یا تو ہڈیوں میں موجود معدنیات باہر نکال دیتی ہیں یا پھر ہڈیوں کی نشوونما میں روک بنتی ہیں۔ ہڈیوں کو کمزور بنانے والی چھ غذائیں مندرجہ ذیل ہیں۔

نمک

نمک کا استعمال ہڈیوں سے کیلشیم کی مقدار گھٹا کر انہیں کمزور بناتا ہے۔ سوڈیم کی ہر 2300 ملی گرام مقدار سے آپ 40 ملی گرام کیلشیم ضائع کر دیتے ہیں۔ ماہرین خوراک کہتے ہیں کہ ہم میں سے اکثریت 2300 ملی گرام سے دوگنی تعداد میں نمک کی مقدار روزانہ استعمال کرتے ہیں۔

اس کا ایک آسان حل تو یہ ہے کہ بازاری اشیاء سے پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ 75 فیصد سوڈیم آپ بجائے گھریلو نمک کے ان بازاری اشیاء کے ذریعہ جسم میں داخل کرتے ہیں۔ مثلاً پیکٹوں میں بند اشیاء، برگر، تلی ہوئی اشیاء، پیزا وغیرہ آپ کی ہڈیوں کو کمزور کر دیتے ہیں۔

سافٹ ڈرنکس

سافٹ ڈرنکس ہڈیوں کو کمزور بنانے میں نمک سے دوگنا خطرناک کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ کاربونیٹڈ مشروبات بھاری مقدار میں فاسفورک ایسڈ اپنے اندر رکھتی ہیں جو پیشاب کے ذریعے بڑی مقدار میں کیلشیم جسم سے خارج کرتی ہے۔

اگرچہ سافٹ ڈرنکس پیاس بجھانے کا ایک ذریعہ ہیں مگر ان مشروبات میں غذائیت نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ آپ دودھ یا جوس وغیرہ پی لیں۔ دودھ اور مالٹے میں کیلشیم اور وٹامن ''ڈی'' بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے جو ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔ لسی اور صاف پانی بھی ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔

چائے اور کافی

چائے اور کافی نمک کی طرح خطرناک تو نہیں لیکن ہڈیوں میں کیلشیم کی مقدار کو گھٹانے میں یہ بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ چائے یا کافی کی 100 ملی گرام مقدار (یعنی چھوٹا یا درمیانے حجم کا کپ) لینے سے آپ 6 ملی گرام کیلشیم ہڈیوں سے تلف کر دیتے ہیں اگرچہ یہ مقدار زیادہ نہیں لیکن مسلسل چائے اور کافی پینے والے کمزور ہڈیوں کا جلد شکار ہو جاتے ہیں بہتر ہوگا اگر چائے یا پانی میں کیفین (یعنی پتی) کی مقدار کم ہو اور دودھ زیادہ ہو۔ روزانہ ایک/دو کپ سے زیادہ نہ پئیں اور کیفین لینے کے کچھ دیر بعد پانی یا جوس ضرور پئیں۔

وٹامن ''اے''

وٹامن ''اے'' انڈے، ڈیری کی بنی اشیاء، وٹامن بنانے والی خوراک، جگر وغیرہ میں پائی جاتی ہے۔ یہ جہاں بینائی اور دفاعی نظام کے لئے ضروری ہے۔ وہاں اس کی زیادہ مقدار ہڈیوں کے لئے زیادہ نقصان دہ بھی ہو سکتی ہے۔ حالیہ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ جو عورتیں روزانہ 1600Ius کی مقدار لیتی ہیں ان کی ہڈیاں ٹوٹنے کی شکایات دوگنا زیادہ ہیں۔

اس لئے وٹامن ''اے'' کی کم مقدار لیں جو زیادہ تر انڈے کی زردی اور وٹامن بنانے والی ادویات میں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ ان سے پرہیز ہڈیوں کی مضبوطی ہے۔

ہائیڈروجنیٹڈ تیل

حالیہ جائزوں سے معلوم ہوا ہے کہ تیل میں قدرتی طور پر پائے جانے والا وٹامن ''کے'' Hydrogenation کے عمل کے دوران (یعنی سبزیوں سے حاصل کیا جانے والے مائع تیل کو ٹھوس تیل میں تبدیلی کرنے کا عمل) ختم کر دیتا ہے۔ جبکہ وٹامن ''کے'' ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔

یہ وٹامن سبزیوں کے تیل کے علاوہ کنولا اور زیتون کے تیل میں بھی پایا جاتا ہے۔ کنولا کے ایک کھانے کے چمچ میں وٹامن ''کے'' کی مقدار 20 مائیکروگرام ہے۔ جبکہ زیتون کے ایک کھانے کے چمچ میں اس کی مقدار 6 مائیکروگرام ہے جبکہ پالک میں اس کی مقدار 120 مائیکروگرام ہے۔

اگر آپ بیکری کی اشیاء کھانا ہی چاہتے ہیں تو اچھا ہوگا کہ انہیں گھر میں کنولا یا زیتون کے تیل سے تیار کر کے کھائیں۔

الکوحل

الکوحل کیلشیم کو توڑتا ہے اور ہڈیوں کی نشوونما کرنے والے معدنیات کو روکتا ہے۔ اس کے علاوہ الکوحل ہڈیوں کو بنانے والے خلیوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے جن سے ہڈیوں کی خدوخال میں بھی فرق پڑ سکتا ہے۔ پھر یہ نہ صرف ہڈیوں کو کمزور بناتا ہے بلکہ اگر ہڈیاں ٹوٹ جائیں تو انہیں ٹھیک کرنے میں بھی رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔

مزید معلومات کے لئے یہ ویب سائٹ وزٹ کریں۔

www.care2.com/greenliving/6foods-that-weaken-bones.html

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب

میرے بھائی مکرم میاں عبدالکریم صاحب کی یاد میں

میاں عبدالکریم خاکسار کے چھوٹے بھائی تھے۔آپ کی پیدائش معجزانہ طور پر 1953ء کے ان حالات میں ہوئی جب وطن عزیز میں جماعت احمدیہ کے خلاف سخت مخالفت کی تحریک چلائی جا رہی تھی اور ہر شہر اور دیہات میں جہاں احمدی احباب مقیم تھے ان کا سخت اور مکمل بائیکاٹ کیا گیا تھا ہمارے گاؤں کے با اثر لوگوں نے محترم حکیم عبدالعزیز صاحب کا سخت بائیکاٹ کیا تھا اس وقت ہمارے والد محترم اپنی بیوی کی طرف سے سخت پریشان تھے کیونکہ آپ کے ہاں بچہ کی ولادت قریب تھی۔ ہماری والدہ محترمہ بخت بی بی صاحبہ جو رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں خود ہمارے والد محترم کو تسلی دینے لگتیں اور کہتیں فکرمند نہ ہوں صرف دعا کریں حضرت اقدس مسیح موعود کی صداقت اور خدا پر ایسا توکل تھا کہ والد محترم کو کہتیں احمدی بچہ پیدا ہونا ہے۔کائنات کا مالک خدا ہماری مدد ضرور کرے گا اس بچہ کی پیدائش احمدیت کے مخالفوں کیلئے احمدیت کی صداقت کا زندہ نشان ہو گی ۔چنانچہ عین وقت پر معجزانہ طور پر گاؤں کی مشہور دلیر اور تجربہ کار ملنگنی دائی نے کھلے الفاظ میں اعلان کیا کہ میں عزیز کے گھر جا رہی ہوں ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میاں عبدالکریم کی پیدائش ہوئی آپ حضرت اقدس مسیح موعود کے سچے عاشق اور خلق خدا سے بے پناہ پیار کرنے والے بڑے زندہ دل ،شگفتہ مزاج ،ملنسار،مہمان نواز،شاہ خرچ،خوش لباس،اور تعلقات عامہ میں بڑے بڑھے ہوئے انسان تھے۔جب اور جہاں بھی حضرت اقدس مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کا ذکر کرتے یا سنتے تو عشق سے آنکھوں میں آنسو آنے لگتے۔

میاں عبدالکریم کی مہمان نوازی کی زندہ مثالیں آج بھی ضلع حافظ آباد میں موجود ہیں آپ ہر طبقہ کے لوگوں سے میل ملاپ رکھتے ۔جب ان کو شاہ خرچی سے روکا جاتا تو میاں محمد بخش کا یہ شعر پڑھ کر سناتے۔ ؎

مالاں والے سخی نیں ہوندے، سخیاں مال نیں ہوندا
اتھے اوتھے دوہی جہانی سخی کنگال نیں ہوندا

ضلع حافظ آباد کے منتخب نمائندے اس طرح آپ کو ملتے کہ کئی بار حیرت ہوتی ہر طبقہ کے لوگوں کے ساتھ بڑا گہرا تعلق تھا ایک مرتبہ میرے عزیز دوا خانہ چک چٹھہ کے آگے سڑک پر کھڑے تھے کہ گوجرانوالہ کی جانب سے تیز رفتار ایم ،این ،اے کی گاڑی گزری جو تقریباً سو میٹر کے فاصلہ پر رک گئی پھر بیک آنے لگی شیشہ کھول کر ایم ،این ،اے نے اندر سے آواز دی چاچا عبدالکریم آپ کو دیکھ کر رک گئے ہیں تاکہ آپ کو سلام کر لیں۔

ضلع حافظ آباد کا کوئی بھی ڈیہاتی سی ،ایس، ایس افسر جہاں بھی تعینات ہوتا میاں عبدالکریم کو ان کا فون نمبر زبانی یاد ہوتا اور بوقت ضرورت فوراً رابطہ کر لیتے۔

29 دسمبر 1990ء کو جب چک چٹھہ کے قریب نہر گوگھیرہ برانچ کا ،گوجرانوالہ حافظ آباد روڈ کا ڈنگا پل بوقت شام ٹوٹ گیا اس وقت دھند کی وجہ سے سخت سردی تھی کوئی چیز دکھائی نہ دیتی تھی اور لوگ سخت سردی کی وجہ سے بہت پریشانی میں تھے میاں عبدالکریم نے لوگوں کو سردی سے بچانے کے لئے فوراً گرم گرم چائے کا بندوبست کروایا اور لوگوں کو مفت پلانے لگے اور پھر یہ سلسلہ تین روز تک جاری رکھا۔

ایک مرتبہ میاں عبدالکریم کے گھر پر جو سڑک پر میرے دواخانہ کے سامنے تھا بار بار سرکاری افسران کی گاڑیاں آ رہی تھیں ہر آنے والا افسر میاں عبدالکریم کا گھر پوچھتا پتہ چلا کہ کوئی وفاقی وزیر سرکاری دورے پر حافظ آباد آ رہا ہے اور وہ میاں عبدالکریم سے بھی ملنا چاہتا ہے لیکن بعد میں پتہ چلا ان کا دورہ ملتوی ہو گیا۔

ایک مرتبہ تربیتی کلاس پر محمود احمد بنگالی صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے میاں عبدالکریم صاحب کو کسی غلطی کی وجہ سے سزا دی جو آپ نے بڑی خندہ پیشانی سے قبول کر لی اس بات کا بنگالی صاحب کی طبیعت پر بڑا گہرا اثر ہوا آپ نے میاں عبدالکریم کو اپنا دوست بنا لیا چنانچہ حافظ آباد یا چک چٹھہ سے جب بھی کوئی ان سے ملنے جاتا یا ملتا تو آپ میاں عبدالکریم کی خیریت ضرور دریافت کرتے ایک مرتبہ بنگالی صاحب چک چٹھہ تشریف لائے اور والد محترم حکیم عبدالعزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ چک چٹھہ کے دواخانہ کے آگے کھڑے ہو کر میاں عبدالکریم کا ہاتھ پکڑ کر والد محترم اور دیگر تمام بچوں کے ساتھ گروپ فوٹو بنوائی۔ بنگالی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میاں عبدالکریم میرا زندہ دل دوست ہے۔جب بنگالی صاحب کو آپ کی وفات کی خبر بذریعہ فون آسٹریلیا میں ملی تو بڑے گہرے رنج کا اظہار کیا۔

حضور انور کی ربوہ سے لندن ہجرت کے لمبا عرصۃ تک ربوہ نہ آتے تھے آپ کو حضور انور کی ہجرت کا بڑا گہرا رنج اور صدمہ تھا جب ان کو کوئی ربوہ جانے کا کہتا تو کہہ دیتے کہ میں انتظار میں ہوں جب حضور انور واپس تشریف لائیں گے تو ربوہ جائیں گے اور ساتھ ہی آنکھوں سے آنسو نکل آتے اور یہ شعر پڑھتے۔ ؎

بلبل سی اک باغ دے اندر آلنا رہی بناندی
اجے نہ چڑھیا توڑ محمد تے اڈ گئی او کورلاندی

1967ء چندر بیس میں ایم، ای، ایس، سی میں درجہ چہارم کے ملازم ہو گئے وہاں کے ملازمین اور دیگر مخالفین نے احمدی ہونے کی وجہ سے مخالفت شروع کر دی اور افسران بالا سے مطالبہ کیا کہ مرزائی کو ملازمت سے نکالا جائے کچھ لوگ وہاں ہمدرد بھی تھے جب افسران نے میاں عبدالکریم کو بلا کر پوچھا کہ تم احمدی ہو تو آپ نے کہا کہ ہاں میں احمدی ہوں اور احمدی کا بیٹا ہوں کیا یہ لوگ میرا رزق بند کر دیں گے جس کا اللہ تعالیٰ نے خود دینے کا وعدہ کر رکھا ہے اور پھر بلند آواز میں میاں محمد بخش کا یہ شعر پڑھتے ہوئے واپس آ گئے۔ ؎

جھڑے لوک توکل والے بن مشقتوں پلدے
باغاں نالوں رہین ہمیشہ تازے رکھ جنگل دے

قدرت کا کرشمہ دیکھیں درجہ چہارم کی ملازمت گئی اور درجہ سیون میں واپڈا میں ملازمت مل گئی اور گیارہویں درجہ میں ریٹائرمنٹ ہوئی۔

1974ء کے حالات کے بعد کا واقعہ ہے ہم دونوں بھائی کوٹ دیول نزد نوئی والا چٹھہ تحصیل وزیر آباد سائیکل پر گئے ہوئے تھے اور واپس آتے ہوئے رستہ میں سائیکل پنکچر ہو گیا ہم دونوں سائیکل پکڑے پیدل آ رہے تھے۔ بھڑی شاہ رحمان پہنچ کر ایک سائیکل ورکس کو پنکچر لگانے کو کہا تو اس نے جواب دیا میں مرزائی کا کام نہیں کرتا پاس کھڑے دو آدمیوں نے اس دکان دار کو کہا کہ کیوں ان کا کام نہیں کرتے لیکن میاں عبدالکریم غیرت میں آ گئے اور مجھے کہنے لگے چل او منور اور ساتھ ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا یہ شعر پڑھنا شروع کر دیا۔ ؎

دشمنی ہو نہ محبان محمد سے تمہیں
جو معاند ہیں تمہیں ان سے کوئی کام نہ ہو

پھر لوگوں کے کہنے کا باوجود پنکچر نہ لگوایا اور وہاں سے پیدل چل پڑے جب موضع سوجانہ پہنچے تو میاں عبدالکریم کے ایک دوست سے ملاقات ہو گئی جس نے پنکچر لگوانے کے علاوہ ٹھنڈی لسی اور کھانا بھی کھلایا۔

میاں عبدالکریم ڈیوٹی سے فارغ ہو کر اپنے گھر کے باہر سڑک پر بیٹھ جاتے اور اپنے تعلقات عامہ کی وجہ سے ہر آنے والے کو چائے پانی یا فروٹ ضرور کھلاتے جب چک چٹھہ میں کوئی کبڈی یا کھیل ہوتی تو موسم کے لحاظ سے وہاں چائے یا پانی کی سبیل لگاتے لوگ ایسے پروگرام میں میاں عبدالکریم کو ضرور بلاتے۔آپ نے ہمیشہ غریب لوگوں کی مدد کی۔ریٹائرمنٹ کے بعد رحمان کالونی ربوہ گلی نمبر ایک میں اپنا ذاتی مکان بنا کر یہاں رہائش پذیر ہو گئے۔لیکن مرض شوگر میں مبتلا ہونے کی وجہ سے جسم میں لاغری اور کمزوری ہو رہی تھی اپنا آبائی علاقہ چھوڑنے اور اپنے پرانے ملنساروں اور دوستوں، بچپن کے ساتھیوں سے دور ہونے کی وجہ سے صحت مسلسل گرتی گئی آخر چند دن فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ 12 جون 2011ء کو وفات پا گئے محلّہ کی مقامی بیت الاحد میں نماز جناہ ادا ہوئی اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی بعد میں ڈاکٹر عبدالباسط نائب صدر محلّہ نے دعا کروائی۔ بوقت وفات بیوی، 2 بیٹے، 3 بیٹیاں، 1 پوتا 2 پوتیاں 3 نواسے اور 2 نواسیاں سوگوار چھوڑیں۔

دنیا اوتے رکھ فقیرا ایسا بیئن کھولون
کول ہوئیں تے ہسن لوکی ٹر جائیں تے رون

بقیہ صفحہ 6

آپ نہایت اعتدال پسند جماعت ہیں اور انتہاء پسندی سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں آپ کے مضامین پڑھتی رہتی ہوں۔ تاہم بعض مسلمان پردہ کو نہایت سخت انداز میں اپناتے ہیں یہاں تک کہ ان کے لئے دیکھنا بھی محال ہوتا ہے۔

☆ **ایک مالٹی دوست** نے مالٹی زبان میں شائع شدہ کتاب ’’دین حق میں جہاد کا حقیقی تصور‘‘ پڑھنے کیلئے لی اور کہنے لگے کہ میرے بہنوئی کا تعلق لیبیا سے ہے اور وہ بہت سارے معاملات میں بہت بنیاد پرست عقائد رکھتے ہیں، میں انہیں بھی یہ کتاب پڑھنے کے لئے دوں گا ممکن ہے ان میں مثبت تبدیلی پیدا ہو جائے۔

☆ **یونیورسٹی آف مالٹا کے ایک طالبعلم** جن کے مقالے کے سلسلہ میں خاکسار نے تعاون کیا تھا وہ ہمارے سٹال پر تشریف لائے اور بڑی خوشی سے بتانے لگے کہ میں نے مقالہ میں بہت اچھے مارکس لئے ہیں اور میرے مقالہ کے انچارج اسے باقاعدہ شائع کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کہنے لگے مجھے آپ کے پروگراموں میں شامل ہونے کا بہت مزہ آتا ہے اس لئے جب بھی کوئی پروگرام ترتیب دیں مجھے ضرور بتائیں۔

☆ بہت سارے لوگوں نے جماعت احمدیہ مالٹا کی طرف سے اخبارات میں لکھے جانے والے مضامین کو بہت سراہا اور کہنے لگے جماعت اس سلسلہ میں بہت عمدہ کام کر رہی ہے آپ دین کی صحیح اور خوبصورت تصویر پیش کرتے ہیں اور آپ کے مضامین کو پڑھ کر بہت مزہ آتا ہے اور ہر دفعہ ایک نیا مضمون ، ایک نیا انداز اور ایک نئی بات پڑھنے کو ملتی ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نہایت نیک ثمرات عطا فرمائے اور ہماری جماعت کو آئندہ بھی کامیابیوں سے نوازے اور اللہ تعالیٰ ہمیں بیعتوں سے نوازے۔آمین

مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مربی سلسلہ

جماعت احمدیہ مالٹا کی سالانہ بک فیئر میں شرکت

خداتعالیٰ کے خاص فضل واحسان سے جماعت احمدیہ مالٹا کو پہلی بار مالٹا کے سالانہ بک فیئر میں شرکت کی توفیق ملی۔ یہ بک فیئر ہر لحاظ سے نہایت کامیاب رہا اور ہماری توقعات سے بڑھ کر نتائج ملے۔

سالانہ بک فیئر مالٹا کے دارالحکومت والیتا (Valletta) میں ایک بہت بڑے ہال (Mediterranean Conference Centre) میں 7 تا 11 نومبر جاری رہا اور مورخہ 6 نومبر کو اس کا افتتاح مکرمہ دولورس کرستینا (Hon. Dolores Cristina) صاحبہ وزیر تعلیم مالٹا نے کیا۔ آپ نے جماعتی سٹال کا بھی وزٹ کیا۔ انہیں جماعت کا تعارف کروایا گیا نیز بک سٹال میں موجود کتب اور مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم سے متعلق بریف کیا اور انہیں مالٹی زبان میں شائع جماعتی کتب کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔

صدر مملکت مالٹا مکرم ڈاکٹر جارج ابیلا (Dr. George Abela) صاحب، وزیراعظم مالٹا مکرم ڈاکٹر لارینس گونزی (Dr. Lawrence Gonzi) صاحب، لیڈر آف دی اپوزیشن مکرم ڈاکٹر جوزف مسکات (Dr. Joseph Muscat) صاحب، مکرم پال کریمونہ (Paul Cremona) صاحب آرچ بشپ آف مالٹا، مکرم ماریو دے مارکو (Dr. Mario de Marco) صاحب وزیر کلچر وسیاحت، مکرم اوون بونچھی (Dr. Owen Bonnici) صاحب ممبر آف پارلیمنٹ وشیڈو منسٹر فار ہائیر ایجوکیشن، مکرمہ مارلین فاروجہ (Marlene Farrugia) صاحبہ ممبر آف پارلیمنٹ وشیڈو منسٹر فار انرجی، مکرم اوارست بارتولو (Evarist Bartolo) صاحب ممبر آف پارلیمنٹ وشیڈو منسٹر فار ایجوکیشن کے علاوہ یونیورسٹی کے پروفیسرز، تھنک ٹینک، سکالرز، سیاست دان اور مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات نے جماعتی بک سٹال کو وزٹ کیا۔

اس بک فیئر کے توسط سے مالٹا کی مذکورہ بالا تمام اہم شخصیات تک جماعت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ نیز انہیں جماعتی لٹریچر بطور تحفہ پیش کیا گیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ 21 ستمبر 2012ء کا مالٹی ترجمہ بھی ان اہم شخصیات کو پیش کیا گیا۔ جب ان اہم شخصیات کو بین الاقوامی سطح پر اور مالٹا میں جماعتی خدمات اور 70 سے زائد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم سے متعلق بتایا گیا تو وہ بے حد متاثر ہوئے۔

اس بک فیئر میں 2 ہزار سے زائد جماعتی لٹریچر تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔ اس بک فیئر میں مالٹی زبان میں کتب بھی رکھی گئی تھیں جن میں جماعت احمدیہ کا تعارف، لیف لیٹ، جہاد کا صحیح دینی تصور، بین الاقوامی مسائل پر دینی نقطہ ء نظر امن اور بین المذاہب آہنگی سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات پر مشتمل کتب شامل تھیں۔ دین حق سے متعلق بنیادی اور مختصر سوالات FAQ بھی مالٹی زبان میں لوگوں کو پیش کئے گئے۔

اس بک فیئر کے توسط سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر برموضوع ''آنحضرت ﷺ سے سچی محبت'' کے مالٹی ترجمہ کی 250 کاپیاں تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔ اور لوگوں کو اس خطبہ جمعہ کا تعارف بھی کروایا جاتا رہا۔

بک فیئر کے دوران مسلسل جماعت سے متعلق مختلف ویڈیوز بھی دکھائی جاتی رہیں، اس کے ساتھ ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یو۔کے پارلیمنٹ، کیپٹل ہل امریکہ اور امن سمپوزیم یوکے کے خطابات بھی لوگوں کے استفادہ کے لئے مسلسل چلائے جاتے رہے۔ اسی طرح مختلف اہم شخصیات کے جماعت احمدیہ اور جماعتی ماٹو سے متعلق تاثرات کی ویڈیوز بھی دکھائی گئیں۔

وزیٹرز کے تاثرات

اس بک فیئر میں آنے والوں کے نیک تاثرات درج ذیل ہیں۔

☆ **مالٹا کے صدر مملکت** مکرم ڈاکٹر جارج ابیلا صاحب جب ہمارے سٹال پر تشریف لائے تو خاکسار نے انہیں جماعتی سٹال کے بارے میں بریف کیا اور انہیں مالٹی زبان میں لٹریچر کی اشاعت نیز قرآن کریم کے 70 زبانوں میں تراجم سے متعلق بتایا تو وہ بہت خوش ہوئے اور جماعتی کاوشوں کو بہت سراہا۔

☆ **مالٹا کے وزیراعظم** مکرم ڈاکٹر لارینس گونزی صاحب اور ان کی اہلیہ جب جماعتی سٹال پر تشریف لائے تو بڑی خوش سے ملے۔ ان کی اہلیہ جو خواتین سے متعلق ایک جماعتی پروگرام میں شرکت کر چکی ہیں، نے جماعتی خدمات سے متعلق وزیراعظم کو بتایا تو وہ کہنے لگے مجھے بڑی اچھی طرح جماعت کی خدمات سے متعلق معلوم ہے۔ کہنے لگے یہ بہت اعلیٰ اور نمایاں کام کر رہے ہیں۔ میں جماعت کے کاموں کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔ آپ کی خدمات یقیناً قابل قدر ہیں۔

☆ **مکرم ڈاکٹر جوزف مسکات صاحب لیڈر آف اپوزیشن** اور ان کی اہلیہ جب جماعتی سٹال پر تشریف لائے تو بڑی بے تکلفی سے باتیں شروع کر دیں اور جماعتی خدمات کا بڑے اچھے الفاظ میں تذکرہ کیا اور کہنے لگے احمدیت کی بہت خدمات ہیں اور مجھے آپ کو دیکھ کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ آپ کے ان عظیم کاموں کی کامیابی کے لئے ہم دعا گو ہیں۔

☆ **مالٹا کے وزیر کلچر وسیاحت مکرم ڈاکٹر ماریو دے مارکو صاحب** جماعتی سٹال پر تشریف لائے اور بڑی تفصیل کے ساتھ باتیں کیں۔ خاکسار نے انہیں بتایا کہ جماعت احمدیہ دنیا بھر میں محبت و بھائی چارہ کا پرچار کر رہی کیونکہ محبت و بھائی چارہ، ایک دوسرے کے احساسات کا احترام، برداشت اور ہم آہنگی کے ذریعے ہی دنیا میں امن کا قیام ممکن بنایا جاسکتا ہے۔ کہنے لگے ہم ایک خدا کے ماننے والے ہیں ہمیں آپس میں محبت و بھائی چارہ کی فضاء کو فروغ دینا چاہئے۔ اس کے علاوہ انہیں جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا گیا۔

☆ **مکرم ایوارست بارتو صاحب ممبر آف پارلیمنٹ وشیڈو منسٹر آف ایجوکیشن** جو کہ ہمارے سالانہ امن سمپوزیم میں بھی تشریف لائے تھے اور انہیں مالٹی زبان میں جماعتی کتب دی گئی تھیں، کہنے لگے میں نے جماعتی کتب کو پڑھا تھا اور وہ نہایت دلچسپ، اہم اور قابل قدر ہیں اور ان میں نہایت اہم مضامین بیان ہوئے ہیں۔

☆ جب لوگوں کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا مالٹی ترجمہ پیش کیا جاتا اور تفصیلات بتائی جاتیں تو بہت سارے لوگوں نے کہا کہ ہم بھی اس فلم سے اتفاق نہیں کرتے۔ اس کی پروڈکشن بھی نہایت ناقص تھی اور جو پیش کیا گیا وہ بھی رد کرنے کے قابل ہے۔ کیونکہ یہ ہماری مذہبی وانسانی اقدار کے منافی فلم تھی۔

☆ ایک عیسائی دوست جو کہ Anthropologist ہیں ہمارے سٹال پر تشریف لائے اور بڑی خوشی سے کافی دیر تک بات کرتے رہے اور کہنے لگے کہ مالٹا کی Cultural Ministry کی طرف سے مختلف مذاہب اور تہذیبوں پر مشتمل ایک نمائش لگا رہے ہیں اور وہ اس کے انچارج ہیں۔ کہنے لگے میں ایک جگہ مخصوص کرنا چاہتا ہوں جہاں صرف اسلامی کتب رکھی جائیں تاکہ لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔ خاکسار نے انہیں بھرپور تعاون کی یقین دہانی کروائی جس پر وہ بہت خوش ہوئے اور رابطہ نمبر لیا کہ وہ اس سلسلہ میں جماعت سے ضرور رابطہ کریں گے۔

☆ دو میاں بیوی جب جماعتی سٹال پر آئے تو بڑے غور سے جماعتی بینرز جن پر قرآنی آیات درج تھیں پڑھنے لگے اور بعد میں مجھے آکر کہنے لگے کہ یہ جو قرآنی تعلیم ہے کہ ''یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جو یہودی ہیں اور نصاریٰ اور دیگر الٰہی کتب کے ماننے والے جو بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے، اور نیک اعمال بجالائے ان سب کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غم کریں گے۔'' (سورہ بقرہ آیت: 63) اگر ہم عیسائی بھی اس پر ایمان لائیں اور اس پر عمل کریں تو ساری دنیا کی حالت بدل جائے۔ کہنے لگے یہ دونوں بینرز جن پر آپ نے قرآنی تعلیمات درج کی ہیں یہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں اور یہ تعلیمات بہت ہی اہم ہیں۔

☆ **ایک عیسائی دوست** جنہوں نے ہمارے سٹال کے سامنے سٹال لگایا تھا کہنے لگے کہ میں یہ بینرز پڑھ رہا تھا اور میں ان قرآنی تعلیمات کو پڑھ کر بہت متعجب ہوا کہ کتنی پیاری تعلیم اور دل کو موہ لینے والی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ مجھے مذہب کا بہت کم علم ہے مگر جب یہ قرآنی تعلیمات پڑھیں تو میں بہت حیران ہوا کہ دین اس قدر خوبصورت مذہب ہے۔

☆ **ایک عیسائی دوست** ہمارے سٹال پر تشریف لائے اور کہنے لگے کہ میں نے محمد ﷺ سے متعلق بہت پڑھا ہے اور میں آپ ﷺ سے متعلق پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ میں عرب ملکوں میں بھی رہا ہوں اور محمد ﷺ سے متعلق جو بھی کتاب ملے اسے پڑھتا ہوں۔ آپ نے True Love for the Holy Prophet Muhammad sa کا مالٹی ترجمہ مطالعہ کے لئے حاصل کیا۔

☆ **ایک عیسائی دوست** جب ہمارے سٹال پر تشریف لائے تو خاکسار نے انہیں بتایا کہ جماعت تشدد اور نفرت کے پرچار کے سخت مخالف ہے۔ کہنے لگے میں اس بات کو اچھی طرح جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ دہشت گردی اور انتہاء پسندی کے خلاف ہے۔ کہنے لگے مجھے میرے گھر پر جماعت کی طرف سے شائع کردہ کتابچہ جس میں دین سے متعلق بنیادی سوالات کے جوابات FAQ درج تھے ملا تھا اور اسے پڑھ کر مجھے جماعت سے متعلق جاننے کا موقع ملا۔

خداتعالیٰ کے فضل کے ساتھ حضور انور کی جاری کردہ دعوت الی اللہ کے لیف لیٹ تقسیم کرنے کی سکیم بہت کامیابی کے ساتھ جاری ہے اس کے نمایاں اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

☆ **ایک عیسائی خاتون** جماعتی سٹال پر آئیں اور مختلف موضوعات پر بات کی اور پردہ سے متعلق بھی بات کی۔ جب خاکسار نے انہیں پردہ سے متعلق بتایا اور کہا کہ دین حق ہمیں **خیر الامور اوسطھا**۔ یعنی درمیانی راہ بہتر ہے کی تعلیم دیتا ہے، تو کہنے لگیں ہاں مجھے پتہ ہے۔

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم حبیب احمد صاحب مربی ضلع خانیوال تحریر کرتے ہیں۔

میرے نواسے فہیم احمد ولد مکرم ندیم احمد صاحب اور انس احمد ولد مکرم وحید احمد صاحب نے بالترتیب 7 سال اور ساڑھے چھ سال کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ ان کی تقریب آمین مورخہ 23 دسمبر 2012ء کو کرشن نگر لاہور میں منعقد ہوئی۔ جس میں خاکسار نے ان سے قرآن مجید سنا۔ قرآن مجید پڑھانے کا سہرا ان کی والدہ محترمہ ھبۃ النصیر صاحبہ صدر لجنہ حلقہ اور مکرمہ ھبۃ الروٴف صاحبہ سیکرٹری ناصرات حلقہ کے سر ہے۔ دونوں بچوں نے اچھے تلفظ کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اللہ تعالیٰ بچوں کے ذہنوں کو تعلیم قرآن سے منور رکھے۔ ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب رخصتانہ

مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن محمود صاحب نائب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ وجیہہ عظمت صاحبہ بنت مکرم برادرم عظمت حسین شہزاد صاحب ناظم علاقہ مجالس انصار اللہ فیصل آباد کی تقریب رخصتانہ ہمراہ مکرم اسامہ بن خالد صاحب مورخہ 12 جنوری 2013ء کو فیصل آباد میں عمل میں آئی۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور دین و دنیا کی نعماء سے نوازے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم مقبول احمد امینی صاحب ولد مکرم عبدالرحیم صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ رخسانہ عندلیب صاحبہ دارالنصر غربی اقبال ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم پیر مصطفیٰ علی صاحب ابن مکرم پیر خلیل الرحمٰن صاحب ناصر آباد غربی ربوہ مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 3 جنوری 2013ء کو بیت المبارک میں مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے کیا۔ مورخہ 5 جنوری 2013ء کو تقریب رخصتانہ جدید پریس ربوہ میں بخیر وخوبی انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ کے موقع پر محترم قریشی محمد ارشد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

تعاون کریں

مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ لکھتے ہیں۔

ہمارے ایک رکن مجلس نابینا مکرم رحیم اللہ صاحب دارالصدر شمالی ہدیٰ ربوہ کرسیاں اور چارپائیاں بہترین طریقہ سے بن لیتے ہیں۔ احباب جماعت ان سے تعاون فرمائیں تاکہ ان کا روزگار چلتا رہے۔ یہ ثواب کا ثواب ہے اور مدد کی مدد۔

رابطہ کیلئے: حافظ رحیم اللہ مکان نمبر 18/9 دارالصدر شمالی بیت الہدیٰ نزد چونگی نمبر 3

فون نمبر 0332-7074079

0333-9792754

سانحہ ارتحال

مکرم مقبول احمد امینی صاحب ولد مکرم عبدالرحیم صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ شگفتہ نسرین امینی صاحبہ بنت محترم شیخ محمد یوسف صاحب وہرہ سابق سیکرٹری مال و ضیافت بیت الفضل فیصل آباد مورخہ 15 جنوری 2013ء کو چند ماہ علالت کے بعد دارالنصر غربی اقبال ربوہ میں بعمر 58 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 16 جنوری کو محترم حافظ برہان محمد خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر ربوہ نے عصر کی نماز پر دارالنصر غربی اقبال میں پڑھائی۔ عام قبرستان ربوہ میں تدفین کے بعد دعا صدر محلہ محترم عطاء البصیر صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔ مرحومہ نہایت صابرہ شاکرہ اور اطاعت گزار تھیں، پنجوقتہ نماز کی پابند تھیں اور سلسلہ کے امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ نے دو بیٹے اور تین بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت میں درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم کامران احمد صاحب چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے پیارے ابا جان مکرم میاں قمر احمد صاحب (جائنٹ ڈائریکٹر لیبر پنجاب) ولد مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب مرحوم کی وفات پر مقامی جماعتوں کے احباب کرام نے للّٰہی تعلق خاطر سے بڑی تعداد میں گھر تشریف لا کر اپنے جذبات ہمدردی و تعزیت سے ہمارا غم بانٹا۔ اسی طرح پاکستان اور بیرونی ممالک کے مختلف شہروں کے بہت سے بزرگوں اور عزیزوں نے بذریعہ فون، ای میلز اور ایس ایم ایس اپنے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے تعزیتی پیغام بھجوا کر ہمیں حوصلہ دلایا۔ ہم اپنی غمزدہ والدہ محترمہ طاہرہ احمد صاحبہ بنت مکرم چوہدری احمد جان صاحب مرحوم سابق امیر راولپنڈی کی طرف سے اور باقی افراد خاندان کی طرف سے تمام محترم احباب جماعت کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کو خیر کثیر سے نوازے اور ہر آن اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم تنویر مقصود راجہ صاحب ابن مکرم راجہ فخر الدین صاحب مورخہ 7 جنوری 2013ء کو کراچی سے لاہور آتے ہوئے میر پور ماتھیلو کے پاس کار الٹ جانے کے حادثہ میں موقعہ پر ہی وفات پا گئے۔ حادثہ کے وقت ان کی اہلیہ، ایک بیٹی اور دو بیٹے شریک سفر تھے جنہیں مقامی احباب اور موٹروے پولیس کی بروقت مدد مل گئی اور انہیں پانی میں گری ہوئی گاڑی میں سے نکال لیا گیا۔ سوائے معمولی چوٹوں کے محض خدا کے فضل سے محفوظ رہے۔ مکرم تنویر مقصود راجہ صاحب کے پڑدادا حضرت منشی محمد علی صاحب یکے از رفقائے حضرت مسیح موعود ہیں۔ جن کا نام انجام آتھم میں 313 رفقاء میں 212 نمبر پر ہے۔ آپ کے دادا حضرت صوفی محمد رفیع صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ جنہیں لمبا عرصہ بطور امیر جماعت احمدیہ سکھر اور خیر پور ڈویژن خدمت کا موقع ملا۔ احمدیہ منزل سکھر آپ کا مسکن تھا۔ مکرم تنویر مقصود راجہ صاحب دو سال قبل فیڈرل لینڈ کمیشن پاکستان سے ایچ او آئی ٹی (پنجاب) کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے تھے۔ اپنے رفقائے کار پر اپنی دیانتدارانہ صلاحیتوں کی وجہ سے احمدیت کا بہت عمدہ اثر چھوڑا جو آپ کے اخلاق کی تو بہت تعریف کیا کرتے تھے مگر ان کو شکوہ تھا کہ آپ میں صرف ایک ہی بری بات ہے اور وہ یہ کہ آپ احمدی ہیں۔ ایک اچھے خاوند اور شفیق باپ اور رشتہ دار تھے۔ امیر صاحب جماعت احمدیہ سکھر نے اسی رات جنازہ کے ہمراہ دو خدام کو ساتھ ربوہ بھجوایا۔ مورخہ 9 جنوری 2013ء کو بعد نماز عصر بیت المہدی میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ بعدازاں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت بلندی درجات نیز پسماندگان سے صبر جمیل کیلئے دعا کی خصوصی درخواست ہے۔

(بقیہ از صفحہ 2: رسول کریم ﷺ کے حالات)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک دفعہ ایک غریب عورت میرے پاس آئی اور اس کے ساتھ اُس کی دو بیٹیاں بھی تھیں اُس وقت ہمارے گھر میں سوائے ایک کھجور کے کچھ نہ تھا میں نے وہی کھجور اُس کو دے دی۔ اُس نے وہ کھجور آدھی آدھی کر کے دونوں لڑکیوں کو کھلا دی اور پھر اُٹھ کر چلی گئی۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے تو میں نے آپ کو یہ واقعہ سنایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس غریب کے گھر میں بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ خدا تعالیٰ اُسے قیامت کے دن عذاب دوزخ سے بچائے گا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اُس عورت کو اس فعل کی وجہ سے جنت کا مستحق بنائے گا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل الاحسان الی البنات)

اسی طرح ایک دفعہ آپ کو معلوم ہوا کہ آپ کے ایک صحابی سعدؓ جو مالدار تھے وہ بعض دوسرے لوگوں پر اپنی فضیلت ظاہر کر رہے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہاری یہ قوت اور طاقت اور تمہارا یہ مال تمہیں اپنے زورِ بازو سے ملے ہیں؟ ایسا ہرگز نہیں تمہاری قومی طاقت اور تمہارے مال سب غرباء ہی کے ذریعہ سے آتے ہیں۔

(بخاری کتاب الجہاد باب من استعان بالضعفاء (الخ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

(ترمذی ابواب الزہد باب ماجاء ان فقراء المہاجرین یدخلون الجنۃ (الخ)

یعنی اے اللہ! مجھے مسکین ہونے کی حالت میں زندہ رکھ، مسکین ہونے کی حالت میں وفات دے اور مساکین کے زُمرہ میں ہی قیامت کے دن مجھے اُٹھا۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

یکم فروری 2013ء

5:00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:30 am درس حدیث
5:50 am یسرنا القرآن
6:20 am دورہ حضور انور
7:30 am جاپانی سروس
7:55 am ترجمۃ القرآن کلاس
9:05 am سیرت النبی ﷺ
9:50 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
12:05 pm پاکستانی پریس کے ساتھ
12:50 pm سرائیکی سروس
1:30 pm راہ ہدیٰ
3:05 pm انڈونیشین سروس
4:05 pm فقہی مسائل
4:40 pm تلاوت قرآن کریم
5:05 pm شمائل نبوی ﷺ
6:00 pm خطبہ جمعہ LIVE
7:15 pm یسرنا القرآن
7:30 pm بنگلہ پروگرام
8:30 pm ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
9:20 pm خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 2013ء
11:00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm پاکستانی پریس کے ساتھ

2 فروری 2013ء

12:15 am ریئل ٹاک
1:15 am فقہی مسائل
2:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 2013ء
3:15 am راہ ہدیٰ
5:00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:45 am یسرنا القرآن
6:15 am پاکستان پریس کے ساتھ
7:15 am خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 2013ء
8:25 am راہ ہدیٰ
10:00 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am الترتیل
12:00 pm لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع
1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm سوال و جواب
2:45 pm انڈونیشین سروس
3:45 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جنوری 2013ء
4:55 pm تلاوت قرآن کریم
5:05 pm سٹوری ٹائم
5:30 pm الترتیل
6:00 pm انتخاب سخن LIVE
7:00 pm Shotter Shondhane
8:15 pm راہ ہدیٰ LIVE
11:05 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع

3 فروری 2013ء

12:25 am فیتھ میٹرز
1:25 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:55 am راہ ہدیٰ
3:30 am سٹوری ٹائم
3:55 am خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جنوری 2013ء
5:05 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:25 am تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:55 am الترتیل
6:25 am لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع
7:25 am سٹوری ٹائم
7:50 am خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جنوری 2013ء
8:55 am Shotter Shondhane
11:00 am تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:20 am یسرنا القرآن
11:55 am گلشن وقف نو
1:00 pm فیتھ میٹرز
1:55 pm سوال و جواب
3:05 pm انڈونیشین سروس
4:10 pm سپینش سروس
5:05 pm تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:25 pm یسرنا القرآن
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 2013ء
7:10 pm بنگلہ سروس
8:15 pm گلشن وقف نو
9:20 pm پریس پوائنٹ
10:25 pm یسرنا القرآن
11:00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm گلشن وقف نو

4 فروری 2013ء

12:35 am Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:40 am الاسکا۔انگلش ڈسکوری پروگرام
2:15 am پریس پوائنٹ
3:15 am خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 2013ء
4:15 am سوال و جواب
5:30 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:40 am تلاوت قرآن کریم
6:00 am گلشن وقف نو
7:05 am الاسکا۔انگلش ڈسکوری پروگرام
7:40 am خطبہ جمعہ فرمودہ یکم فروری 2013ء
8:50 am ریئل ٹاک
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:35 am الترتیل
12:00 pm دعوت الی اللہ سیمینار
12:50 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:20 pm شمائل نبوی ﷺ
1:50 pm فرنچ پروگرام
2:55 pm انڈونیشین سروس
3:55 pm جلسہ سالانہ قادیان
5:00 pm تلاوت قرآن کریم اور درس النبی ﷺ
5:35 pm الترتیل
6:05 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 13 اپریل 2007ء
7:05 pm بنگلہ پروگرام
8:00 pm جلسہ سالانہ قادیان 2011ء
9:00 pm راہ ہدیٰ
10:35 pm الترتیل
11:00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm دعوت الی اللہ سیمینار

درخواست دعا

مکرم اکرام اللہ شاکر صاحب جوئیہ مربی ضلع گلگت تحریر کرتے ہیں۔
خاکسار کے بہنوئی مکرم غلام اللہ جوئیہ صاحب لیاقت کالونی سرگودھا کا راولپنڈی کے ایک ہسپتال میں دل کا بائی پاس آپریشن متوقع ہے۔احباب جماعت سے کامیاب آپریشن اور مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 26۔جنوری

طلوع فجر	5:37
طلوع آفتاب	7:03
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:39

Tayyab Ahmad
Express Center Incharge
0321-4738874
First Flight Express (Regd.)
INTERNATIONAL COURIERS & CARGO SERVICES
DHL VIA DUBAI
Lahore:
Al-Riaz Nursery D-Block Faisal Town
Main Peco Road Lahore.Pakistan
PH:0092 42 35167717, 37038097
Fax:0092 42 35167717
35175887

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
FREE HOME DELIVERY
پروپرائیٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

اٹھوال فیبرکس
سیل سیل سیل
گرم ورائٹی پر زبردست سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: الطاف احمد: 0333-7231544

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211524
0336-7060580 طالب دعا: تنویر احمد
starjewellers@ymail.com

ٹھنڈے ٹھنڈے موسم کی گرما گرم سیل
لبرٹی فیبرکس
0092- 47- 6213312
اقصیٰ روڈ۔ربوہ نزد (اقصیٰ چوک)

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

گرم ورائٹی پر ایسی زبردست سیل کہ سوچ ہے آپ کی
صاحب جی فیبرکس
0092-476212310: ریلوے روڈ ربوہ

FR-10